دل کی بات

’’جو ہو سکے تو یہ ارضِ وطن بچا لیجیے!‘‘

۱۴؍اگست کو ہم ۵۶واں جشن آزادی منا رہے ہیں۔مگر قوم ابھی تک آزادی کے صحیح مفہوم سے نا آشنا اور نعمت سے محروم ہے۔کونسی آزادی، کس کی آزادی اور کیسی آزادی؟ حکمرانوں اور سیاست دانوں نے اپنی نا اہلی کے چھپن سال گزار دیئے مگر ابھی تک اِسی ایک سوال کا جواب ڈھونڈنے میں مصروف ہیں۔

۱۴؍اگست ۱۹۴۷ء کو برطانوی سامراج نے ہمیں آزاد کیا تو دوسرے لمحے امریکی سامراج نے ہمیں اپنے ’’حبالۂ عقد‘‘ میں لے کر پھر غلام بنالیا۔گویا برطانیہ نے ہمیں اٹھا کر امریکی جھولی میں ڈال دیا اور ہم......

جہاں روزِ اوّل کھڑے تھے کھڑے ہیں

پاکستان کے پہلے وزیراعظم لیاقت علی خان دورۂ روس کا طے شدہ پروگرام منسوخ کر کے امریکہ کے دورے پر روانہ ہوگئے۔روس ہم سے ناراض ہوگیا اور وہ حق بجانب تھا۔ چنانچہ آج تک ناراض ہے۔جنوبی ایشیاء میں طاقت کا توازن برقرار رکھنے کے لیے اگر چین کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا تو دوسرا ہاتھ امریکہ کے ہاتھوں میں دے دیا۔اور پھر کسی بھی ملک سے دوستی کے لیے ہمیں امریکی اجازت کا پابند کر دیا گیا۔اسی پابندی اور غلامی کا شاخسانہ ہے کہ ہمسایہ ممالک افغانستان، ایران، بھارت، اور چین کے ساتھ بھی ہمارے تعلقات بہتر نہ رہے۔حکمرانوں کی غلط خارجہ پالیسی اور امریکہ کی مکمل فرماں برداری کے نتیجے میں پاکستان کا وقار، اعتماد اور تشخص بری طرح مجروح ہو کے رہ گیا۔

قومی رائے کو یکسر نظر انداز کر کے‘ افغانستان میں امریکہ کی بھرپور مدد کی اور ایک پرامن، مستحکم، نمائندہ اسلامی حکومت کے خاتمے میں کلیدی کردار ادا کیا۔افغانستان کے موجودہ حکمرانوں کو اقتدار دلوانے کے لیے ہم نے راستہ دیا اور راستہ بنایا مگر آج افغان صدر حامد کرزئی پاکستان کے خلاف بیانات دے رہے ہیں۔افغانستان میں پاکستانی سفارت خانے پر حملہ کر کے اُسے تباہ کیا گیا، پاکستان کے خلاف احتجاجی مظاہرہ ہوا جس کی قیادت حامد کرزئی کے بھائی نے کی۔روس کے خلاف افغان جہاد کے دوران افغانستان کے ہر شہر میں دکانوں پر جنرل ضیاء الحق کی تصاویر آویزاں تھیں مگر آج افغانی مظاہرین نے جنرل پرویز مشرف کا پتلا نذر آتش کیا۔حامد کرزئی نے کہا کہ!

’’پاکستانی فوج افغانستان میں مداخلت بند کرے۔ ہمارے پاس اپنے دفاع کے لیے امریکی اور اتحادی افواج موجود ہیں۔‘‘

اُدھر بھارت نے واویلا کیا کہ پاکستان کشمیر میں دراندازی کررہا ہے۔یہی بولی حامد کرزئی بول رہے ہیں۔اور امریکہ بھی پاکستان پر یہی الزام لگا کر مطالبہ کررہا ہے کہ کشمیر میں دراندازی بند کرو۔مولانا فضل الرحمٰن نے اپنے حالیہ دورۂ بھارت کے دوران درست کہا ہے کہ:

''بھارت برطانوی سامراج سے آزادی کی جنگ لڑنے والے بھگت سنگھ کوتو''مجاہدِ آزادی'' قرار دیتا ہے لیکن کشمیر کے لیے لڑنے والے مجاہدین کو دہشت گرد۔انہوں نے کہ پاکستان و بھارت کو کشمیر سمیت اپنے تمام معاملات'مذاکرات کے ذریعے خود حل کرنے چاہئیں اور امریکی ثالثی کو قبول نہیں کرنا چاہیے۔''

افغانستان میں بھارتی اثر ونفوذ بڑھ رہا ہے اور پاکستان کے خلاف ایک مضبوط بھارتی لابی متحرک ہے۔جس کے نتیجے میں افغان فورسز نے پاکستانی چوکیوں پر حملے بھی شروع کر دیئے ہیں۔

سقوطِ بغداد کے بعد امریکہ و برطانیہ نے اتحادی ممالک سے اپنی افواج عراق بھجوانے کا مطالبہ کیا جسے فرانس ،جرمنی اور روس نے مسترد کر دیا۔حتیٰ کہ بھارت نے یہ کہہ کرانکار کر دیا کہ ''ہم اپنے معاملات میں آزاد ہیں اپنے فیصلے خود کرتے ہیں۔'' مگر ہم ہیں کہ عراق میں پاکستانی فوج بھیجنے پر مُصر ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ جس طرح افغانستان میں فوج بھیجنے کا ہمیں نقصان ہوا۔اُسی طرح عراق میں بھی ہوگا۔امریکہ مسلمان کو مسلمان سے لڑا کر اپنا قبضہ واقتدار مستحکم کرنا چاہتا ہے۔حکمران اس سازش کو سمجھیں اور اپنا قبلہ درست کریں۔

پاکستان نے ایٹم بم بنایا مگر اُسے رکھنے اور سنبھالنے میں آزاد نہیں۔صدر اور وزیر اعظم فرماتے ہیں کہ ملک کا دفاع مضبوط ہاتھوں میں ہے۔لیکن قوم جاننا چاہتی ہے کہ ''مضبوط ہاتھ'' ہمارے اپنے ہیں یا امریکہ کے؟ ہم اپنی تعلیمی، معاشی ،اقتصادی ،سیاسی ،مذہبی اور داخلی وخارجی پالیسیوں میں آج بھی غلام ہیں۔کسی شعبے میں بھی ترقی ہوئی نہ استحکام آیا۔آج تک یہ طے نہ ہوسکا کہ ملک میں کونسا نظام چلانا ہے۔نتیجتاً ملک میں کوئی نظام نہیں۔چھپن برسوں سے فوج اور سیاست دان گتھم گتھا ہیں اور کشتی جاری ہے۔اس تصادم نے ہمارا سب کچھ تباہ کر دیا۔قوم کو ناچنے ،گانے ،آوارگی ،فحاشی ، دین اسلام کی توہین واستہزا ،قرآن میں دجل وتحریف ،عقیدۂ ختم نبوت حدیث رسول ﷺ کے انکار کی مکمل آزادی ہے۔وطن عزیز امریکی پالیسیوں کے بھنور اور گرداب میں پھنسا ہوا ہے۔گزشتہ چھپن سالہ حکمرانوں نے اپنی نااہلی کے نتیجے میں دوست بھی دشمن بنالیے ہیں۔ملک امریکی مفادات کی دلدل میں دھنستا چلا جارہا ہے اور کوئی ہمارا ہاتھ تھامنے کو تیار نہیں۔

حکمران' جشن آزادی منانے کی بجائے اپنی نااہلی کی ۵۶ ویں برسی منائیں اور سیاست دان بھی پیارے وطن کے حال پر رحم فرمائیں۔ابھی وقت ہے اور قدرت نے ہمیں مہلت دے رکھی ہے:

جو ہوسکے تو یہ ارضِ وطن بچا لیجیے
کوئی بھروسہ نہیں اپنے حکمرانوں کا